ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ :

ترکی کے کتب خانے

اور ان میں محفوظ، علمائے سند و ہند کی تصنیفات

ترکی کے کتب خانے دوسرے مسلم ممالک کے کتب خانوں کے مقابلے میں زیادہ تر محفوظ رہے ہیں - باوجود اس کے کہ ترکی یورپ سے قریب تر ہے ، ترک عالموں نے اپنی کتابوں کو یورپ کی یلغار سے بڑی حد تک بچا لیا، جب کہ دوسرے مسلم ملکوں کی کتابیں سستے داموں بک گئیں۔

مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ میں طالب علمی کے زمانے میں استاذ مرحوم پروفیسر عبدالعزیز میمن سے ترکی کے کتب خانوں اور وہاں پر محفوظ نایاب قلمی کتابوں کا تذکرہ سنا تو ان کو دیکھنے کا شوق دامن گیر ہوا۔ ایک مدت کے بعد جب ترکی جانے کا موقع ملا تو زیادہ وقت کتب خانوں کی تلاش میں صرف ہوا - چنانچہ دور دراز کا سفر کرکے بھی سب کے سب مشہور و معروف کتب خانے دیکھے گئے - وہاں کے مہمان نواز نگرانوں کی مروت و مہربانی سے نایاب قلمی نسخوں تک بھی رسائی ہوئی۔

پہلی بار جب سنہ ۱۹۶۴ء میں ترکی جانے کا اتفاق ہوا تو استنبول میں واقع کتب خانوں کو دیکھنے کا موقع ملا۔ اس وقت ڈاکٹر حمید اللہ صاحب بھی پیرس سے آکر استنبول یونی ورسٹی میں تشریف فرما تھے، ان کی رہنمائی شامل حال رہی - سب سے پہلے استنبول کے ان کتب خانوں کو دیکھا جن کا تذکرہ خاص طور پر استاذ محترم پروفیسر میمن سے سنا تھا۔ وہ تھے کوپرولی زادہ ، فاتح (سلطان فاتح کی مسجد کا کتب خانہ) اور سلیمانیہ (سلطان سلیمان خان کی جامع سلیمانیہ کا کتب خانہ)۔ ذخائر کی کثرت اور وقت کی قلت کا شدید احساس ہوا۔ لہٰذا دوسری بار سنہ ۱۹۷۳ء میں تین ہفتوں تک ترکی کے کتب خانوں کو دیکھنے کے لیے رخت سفر باندھا - اس بار سلیمانیہ کے علاوہ ، استنبول کے دو مزید مشہور و معروف کتب خانوں "نور عثمانیہ" اور "توپ کاپی سرای" (شاہی تاریخی محل) کو دیکھا - ایک ہفتے کے لیے استنبول سے باہر کا سفر اختیار کیا اور قونیہ ، برصا ، آک حصار ، منیسا اضمیر اور ایدرنے کے کتب خانے دیکھے - تیسری بار ۱۹۸۸ء میں ترکی جانے کا موقع ملا تو دور دراز کا سفر کرکے مشرقی ترکی کے شہر اماسیا میں سلطان بایزید مسجد کا کتب خانہ دیکھا - تاہم اس سفر میں زیادہ وقت سلیمانیہ میں محفوظ ذخائر کو دیکھنے میں صرف ہوا۔ (۱)

سنہ ۱۹۷۴ء میں ایک اہم انتظامی قدم اٹھایا گیا تھا جس سے سلیمانیہ کو مرکزی کتب خانے کا درجہ دے کر، استنبول اور گردونواح میں واقع کتب خانوں کے ذخائر کو سلیمانیہ میں منتقل کر دیا گیا تھا، تاہم ان ذخائر کو ان کی اصلی فہرستوں کے ساتھ ان کے اصلی ناموں سے محفوظ کر دیا گیا - سلطان سلیمان خان کی تعمیر کردہ جامع سلیمانیہ کو پہلے ہی سے ایک مرکزی حیثیت حاصل تھی - سلطان مرحوم نے جامع کو ایک وسیع رقبے پر بڑے اہتمام سے بنوایا اور مسجد کے ساتھ ساتھ مدرسہ، کتب خانہ، بیمارستان (ہسپتال) اور دوسری عمارتیں تعمیر کروائیں- اس لیے مرکزی کتب خانے کی توسیع کے لیے سلیمانیہ میں کافی جگہ موجود تھی - البتہ نئی تنظیم کے تحت کتب خانے کو نئے سرے سے تشکیل دے کر پروان چڑھانے کا سہرا اس کے جواں سال منتظم جناب محمد مُعَمَّر اُلکر کے سر ہے- انتظامی صلاحیت کے علاوہ ان کے اعلیٰ اخلاق اور کتب خانے میں آنے والے قارئین و محققین کے ساتھ ان کے متواضع اور محبت آمیز برتاؤ نے ان کی شخصیت کو کتب خانے میں ایک روشن شمع بنا دیا اور لکھنے پڑھنے والے پروانہ وار سلیمانیہ کا رخ کرنے لگے - ۱۹۶۴ء تا ۱۹۸۸ء جتنی بار راقم کو سلیمانیہ میں کام کرنے کا اتفاق ہوا تو جناب محمد مُعَمَّر اُلکر نے میرے لیے مطالعے اور جستجو کے سب مرحلے آسان کر دیے، اور ساتھ ہی مہمان نوازی اور محبت سے نوازا- ایسے پرلطف ماحول میں کام کرکے جب سلیمانیہ سے واپسی ہوتی تھی تو جی چاہتا تھا کہ پھر سے جایا جائے تاکہ مشفق و مہربان محمد مُعَمَّر سے ملنے کا شرف حاصل ہو-

جس طرح استنبول میں سلیمانیہ کو مرکزی کتب خانہ بنایا گیا تھا، اسی طرح بعض دوسرے بڑے شہروں میں بھی اسی قسم کا انتظام کیا گیا - چنانچہ شہر بُرصا میں سلطان عثمان خان کی "اولو جامع" سے متصل کتب خانے کو مرکزی پبلک لائبریری قرار دے کر گردونواح کے بعض کتب خانوں کو وہاں پر منتقل کر دیا گیا - اس سے بڑی سہولت پیدا ہو گئی ہے، خاص طور پر باہر سے آنے والے محققوں کے لیے جو، اب بُرصا کے اس مرکزی کتب خانے میں وہ سب ذخائر دیکھ سکتے ہیں جو پہلے خاصے فاصلوں پر منتشر تھے-

اس نئے نظام کے ماتحت کتب خانوں کی فہرستیں رومن الف - با میں نئے سرے سے مرتب ہو رہی ہیں - جو حضرات عربی و فارسی کی کتابوں کے اسماء رومن الف - با میں پڑھنے کے عادی نہیں ان کو تھوڑی دقت ہو گی- لیکن عربی رسم الخط میں لکھی ہوئی اصلی فہرستوں کو بھی سنبھال کر رکھ دیا گیا ہے تاکہ جس کو ضرورت ہو وہ ان کو دیکھ سکے - بعض نئی فہرستوں میں اصلی فہرستوں کے نمبروں کا بھی اندراج کر دیا گیا ہے تاکہ پہلے والے حوالوں کو چیک کرنے میں آسانی ہو - راقم جب سلیمانیہ اور بُرصا کے مرکزی کتب خانوں میں کام کر رہا تھا، تب وہاں کے انتظامی عملے میں سے جو لوگ کتابوں کی دیکھ بھال اور شناخت پر مامور تھے ان میں سے بعض گزشتہ دور

کے فاضل تھے ، وہ عربی خط سے بھی آشنا تھے - ان کی اعانت سے مطلوبہ مخطوطوں کا آسانی سے سراغ لگایا جا سکتا تھا -

سلیمانیہ میں فاضل نادر رجال اوغلی (" سلیمانیہ کتب خانہ سی باش اوزمانی " بخطہ) اور کتب خانۂ عمومی برُصا میں محمد ئوز (" بورسہ ایل حلق کتب خانہ سی تصنیف ماموری " -- بخطہ) نے خاص طور پر راقم کی مدد فرمائی-

مختلف علوم کے ماہرین و محققین کی یلغاروں کے باوجود ، ترکی کے کتب خانوں میں محفوظ نوادرات کا احاطہ تاہنوز نہیں ہو سکا- مختلف ذخائر میں جو نادر مخطوطے موجود ہیں وہ سب کے سب تاحال سامنے نہیں آئے - ہر ایک متلاشی و محقق خصوصاً اپنے ذوق کی کتابیں تلاش کرتا ہے- بسا اوقات فہرستوں میں جو نام لکھے ہوتے ہیں ان سے مغالطہ ہوتا ہے اور مشہور و معروف نام دیکھ کر مخطوطے کو مزید مطالعے کے لیے نکلوایا نہیں جاتا، حالانکہ یہ ممکن ہے کہ نام لکھنے میں غلطی ہوئی ہو اور نام کچھ ہو اور متن کچھ اور ہو - بعض مجلدوں میں ایک سے زیادہ مخطوطے ایک ساتھ باندھ دیے گئے ہیں مگر فہرست میں نام صرف پہلے نسخے کا ہو سکتا ہے - بعض تصنیفات کے بے نام ٹکڑے بچ گئے ہیں جن کی شناخت کے لیے وقت درکار ہے - جب تک ہر ایک مخطوطے کے تفصیلی مطالعے سے ان کی محتویات کا اندراج سامنے نہ آئے تب تک محض فہرست میں لکھے ہوئے نام سے ان کی شناخت مشکل ہو گی-

ایک سو سال سے زیادہ عرصے کے دوران البتہ محققوں نے بعض نادر و نایاب کتابوں کا سراغ لگایا ہے ، اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے - چند مثالیں ملاحظہ ہوں :

○ بیرونی کی محققانہ مصنفات میں سے اکثر کے مخطوطے استنبول کے کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں ، جن میں سے بعض کے متون و تراجم کو پہلی بار گزشتہ صدی میں شائع کیا گیا - ۱۸۷۳ء میں جرمن اسکالر ایڈورڈ سخاؤ نے "کتاب ماللھند (الخ) " کے ان نسخوں کا مقابلہ کیا جو نور عثمانیہ اور کوپرولی میں محفوظ تھے اور متن کا مقدمہ لندن سے ۱۸۸۷ء میں شائع کیا-

○ بیرونی کی دوسری اہم تصنیف " الآثارالباقیہ " کے مخطوطے ایا صوفیا (حالا در سلیمانیہ) نور عثمانیہ ، بایزید اور توپ کاپی سرای کے کتب خانوں میں محفوظ ہیں جن کی مدد سے ایڈورڈ سخاؤ نے ۱۸۹۷ء میں برلن سے کتاب کا عربی متن شائع کیا-

○ ترک محقق مرحوم زکی ولیدی طوغان نے بیرونی کی کتاب "تحدید نھایات الاماکن تصحیح مسافات المساکن " کا واحد مخطوطہ کتب خانۂ فاتح (نمبر ۳۳۸۶) میں دریافت کیا اور اس پر محققانہ مقالہ لکھا، جو سنہ ۱۹۴۱ء میں ہندوستان کے محکمۂ آثارِ قدیمہ کے " میمائر نمبر ۵۳ " کے طور پر دہلی سے شائع ہوا - بعد میں طنجہ (مغرب) کے فاضل محقق مرحوم محمد بن تاویت الطنجی نے اس نادر

مخطوطے کا پورا متن شائع کیا -

○ بیرونی کی "کتاب الصیدنہ" کا سنہ ۶۷۸ ھ میں لکھا ہوا قدیم نسخہ بُرصا کے مرکزی کتب خانے (رقم ۱۴۹) میں محفوظ ہے (۱) جس کے ساتھ مقابلہ کرکے ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان سے اس کا متن شائع ہوا - راقم نے کتب خانہ بُرصا میں بیٹھ کر اس مخطوطے کو شروع سے آخر تک پڑھا اور اس میں جڑی بوٹیوں ، عقاقیر اور ادویہ کے جو سندھی اور ہندی نام پائے جاتے ہیں ، ان کو ان کی صحیح صورتوں میں ضبط کرنے کی کوشش کی -

بیرونی نے سنسکرت سے جن کتابوں کا عربی میں ترجمہ کیا ان میں سے صرف دو باقی بچ گئی ہیں : ایک " پاتنجلی " اور دوسری "کرن تلک " (۲) پاتنجلی کا مخطوطہ (کتاب پاتنجل فی الخلاص من الارتباک) استنبول کے کتب خانۂ کوپرولی زادہ میں (نمبر ۱۵۸۹ / ۶۸) محفوظ ہے، جس کو جرمن مستشرق ہلمٹ رٹر نے دریافت کیا اور اس پر کام کیا-

بیرونی نے ہندوؤں کے مذہبی اعتقادات کے سلسلے میں خصوصاً " بھاگ ودگیتا " اور " پاتنجلی " کا محققانہ مطالعہ کیا اور ان اعتقادات کی فلسفیانہ بلکہ موحدانہ تشریح کی طرف توجہ دلوائی - کوپرولی زادہ میں محفوظ "کتاب پاتنجل الهندي " کے متن کے شروع والے الفاظ (بیرونی کے عربی ترجمے کی صورت میں) جو راقم نے مخطوطے سے قلمبند کیے ، بصیرت افروز ہیں:

" امجد لمن لیس نوته شی و امجد من هو مبداء (الاله ؟)

(میں اس کی تجید کرتا ہوں جس سے اوپر اور کوئی چیز نہیں اور اس کی تجید کرتا ہوں جو عبودیت کا مبدأ ہے)

ترجمے کے آخر میں بیرونی نے اپنے ارادے کا اظہار کیا ہے کہ وہ عن قریب ہندوؤں کی تہذیب پر ایک تفصیلی کتاب لکھیں گے:

و ساعمل باذن الله كتابا فی حكاية شرايعهم و الابانة من عقايدهم والاشارة إلى مواضعاتهم و اخبارهم و بعض المعارف فی ارضهم و بلادهم يكون عدة لمن رام مداخلهم و مخاطبتهم ، ان يشاء الله فی الاجل و كشف المواضع من المقام العلل-

بیرونی نے بعد میں "کتاب ماللھند " لکھ کر اپنے اس ارادے کی تکمیل کر دی -

بیرونی کی جواہرات کے متعلق "کتاب الجماہر فی معرفۃ الجواہر " کا واحد مکمل مخطوطہ کتب خانۂ توپ کاپی سرای استنبول میں محفوظ ہے ، جس کے ساتھ مقابلہ کرکے پروفیسر کرینکو نے اس کا متن سنہ ۱۳۵۵ ھ میں حیدرآباد دکن سے شائع کیا- بعد میں اس متن پر مبنی انگریزی ترجمہ جناب

حکیم محمد سعید صدر ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کی مساعیٔ جمیلہ سے تیار ہوا جو مزید تنقیح و تحقیق کے ساتھ راقم کے زیر نگرانی نیشنل ہجرہ کونسل اسلام آباد سے ۱۹۸۹ء میں شائع ہوا۔

صنعتِ اصطرلاب پر بیرونی کی محققانہ تصنیف "کتاب استیعاب فی وجوہ الممکنہ فی صنعۃ الاصطرلاب" کا مخطوطہ سلیمانیہ میں کتب خانۂ اباصوفیا (رقم ۲۵۷۶) میں محفوظ ہے۔ راقم نے اس کا نسخہ ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۷۳ء کو کچھ لمحوں کے لیے دیکھا۔ شروع کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب بیرونی نے ابو سھل عیسیٰ بن یحییٰ الطبری کے لیے لکھی (۳)

یہ تو بیرونی کی مصنفات کا ایک موضوع تھا جس پر ترکی کے کتب خانوں میں محفوظ نادر مخطوطوں کا تذکرہ ہوا۔ لیکن دوسرے علوم و فنون پر بھی نایاب قلمی نسخے محفوظ ہیں جن کی اہمیت کو ان علوم و فنون کے ماہرین سمجھ سکتے ہیں۔ مثلاً عربی شعر و ادب کے متعلق استاذ مرحوم پروفیسر میمن نے ان نادر مخطوطات کا سراغ لگایا جو استنبول کے کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں۔ چند مثالیں جو استاذ مرحوم کی دستخط شدہ یادداشتوں سے منقول ہیں ملاحظہ ہوں:

۱۔ دیوان امری القیس، بروایہ ابی سھل خربنداز، کتب خانۂ ولی الدین افندی در بایزید (رقم ۲۶۸۴)

۲۔ تمثال الامثال، تصنیف قاضی القضاۃ جمال الدین ابی المحاسن محمد بن علی بن محمد بن ابی بکر القرشی العبدری الشیبی المکی الشافعی، سنہ ۸۴۵ھ کی تصنیف، کتب خانۂ نور عثمانیہ (رقم ۳۷۵۳)

۳۔ کتاب الایام، تصنیف الفراء، کتب خانہ لالہ لی (رقم ۱۹۰۳)

۴۔ مسائل نافع بروایہ ابن الانباری، کتب خانۂ فاتح (رقم ۴۸۴۵) و کتب خانہ ملا مراد (رقم ۳۰۹)

۵۔ کتاب طبقات النحویین و اللغویین من البصریین والکوفیین تالیف الامام العلامہ ابی بکر محمد بن الحسین الزبیدی، کتب خانۂ نور عثمانیہ (رقم ۳۳۹۱)

۶۔ رسالۃ الوزیر ابی القاسم الحسین بن المغربی الی ابی العلاء ابن سلیمان المعری و اخیہ، کتب خانۂ کوپرولی زادہ (رقم ۱۳۹۶۔ نسخہ جیدۃ و رقم ۱۲۷۲ ھی ردیئۃ)

ایک جگہ پر استاذ نے یہ لکھا ہے کہ وقت کے بڑے ادیب ابو مسلم (۳۰۵ھ، ۳۹۹ھ) کی علمی و ادبی مجلسوں کے تذکرے "مجالس ابی مسلم" کا نایاب نسخہ کتب خانۂ کوپرولی زادہ میں محفوظ ہے۔

حال ہی میں ترک محقق و صاحب معارف فؤاد سزگین نے (فرینکفورٹ سے) نادر اسلامی مخطوطات کی اشاعت کا جو سلسلہ شروع کیا ہے اور کئی جلدیں چھپ چکی ہیں ان میں کافی مخطوطات

وہ ہیں جو ترکی کے کتب خانوں میں محفوظ ہیں ۔بہرحال ، جو محقق و متلاشی ترکی کے کتب خانوں کو دیکھتا ہے تو اس کو اپنے علم و قیاس کی روشنی میں نایاب مخطوطے نظر آتے ہیں ۔ اس کی ادنیٰ مثال راقم کی ہے۔ جب مجھے علمائے سند و ہند کی مصنفات کی تلاش میں ترکی کے کتب خانوں کو دیکھنے کا شرف حاصل ہوا تو مختلف موضوعات پر ایسی کتابیں نظر آئیں جو میرے محدود علم و قیاس کی روشنی میں گویا نوادرات میں سے تھیں ۔چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

○ جدول السہام : یہ جدول ایک ورق (دو صفحوں) کا مخطوطہ ہے اور بیرونی کی تصنیف ہے ۔ ۱۹۶۴ء میں ، میں نے اس کو کتب خانہ نور عثمانیہ (رقم 2488 / 7 / 2533) استنبول میں دریافت کیا ۔ غالباً اس سے پہلے یہ ورق کسی کے علم میں نہ آیا تھا ۔ سنہ ۱۹۷۳ء میں شائع کردہ " غرۃ الزیجات " کے ایڈیشن میں ، میں نے بیرونی کی تصنیفات کے سلسلے میں اس کی نشان دہی کر دی ہے۔

○ عجایب الدنیا : تصنیف المسعودی ، کتب خانۂ حسین چلبی حالا در سلیمانیہ (رقم ۳۶۷ عمومی)

○ مختصر من سیرۃ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) : تالیف عبدالرزاق ، کتب خانۂ ایل حلق منیسا (رقم ۱۳۳۲) قدیم نسخہ ، غالباً قرن سابع یا ثامن کا لکھا ہوا ۔

○ معارف مولانا شمس الملۃ و الدین التبریزی : سنہ ۱۰۲۰ ھ میں لکھا ہوا یہ مخطوطہ کتب خانۂ ایل حلق منیسا (رقم ۱۹۹۷) میں محفوظ ہے ۔ شمس تبریزی کے اقوال پر مبنی ہے اور اس موضوع پر نہایت ہی اہم کتاب۔ میری دانست میں کسی محقق نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا تھا ، لیکن بعد میں ایران کے فاضل دکتر ناصر الدین صاحب الزمانی کی تالیف بعنوان " خط سیوم " (تہران ، مرداد ماہ ، ۱۳۵۱ شمسی ۱۹۷۲ء) نظر سے گزری ۔ یعنی " خط سیوم در بارہ ی شخصیت ، سخنان و اندیشہ ی شمس تبریزی " جس سے معلوم ہوا کہ دکتر ناصر الدین نے غالباً کتب خانہ منیسا کے مذکورہ مخطوطے سے فائدہ اٹھایا۔

○ احصاء الایقاعات : تصنیف فارابی : یہ مجموعہ مخطوطات کتب خانۂ ایل حلق منیسا میں رقم ۱۷۰۵ پر محفوظ ہے ۔ ایک ہی مجلد میں ، موسیقی پر دس مختلف رسائل کا مجموعہ ہے جس میں فارابی کا " احصاء الایقاعات " نمبر۲ پر ہے ۔ اس میں تانوں کی تشریح ہے جو اس فن پر سب سے پہلی تشریح ہے بعض تانوں، ترانوں اور ان کے ادوار کو حروف صناعت ، (Notations) سے واضح کیا گیا ہے مثلاً ایک نوٹیشن اس طرح ہے :

تتن تتن تتن	تتن تتن تتن
الدور الاول	الدور الثانی

ہندوستانی موسیقی میں " تان " کا مفہوم عرب ، ترک ایرانی موسیقی سے آیا جس کا خالق غالباً فارابی تھا - " تان " ہی کی مناسبت سے بعد میں لفظ " تال " (ضروب کے معنوں میں) استعمال ہوا۔

علمائے سند و ہند کی تصنیفات:

ان مصنفات کی فہرست ضمیمے کے طور پر آخر میں شامل ہے - جن کتب خانوں میں یہ مصنفات محفوظ ہیں ان کتب خانوں کے ناموں اور ان کی فہرستوں میں مرقوم نمبروں سے ہر ایک کتاب کی شناخت کر دی گئی ہے - بعض مخطوطات کو راقم نے نکلوا کر دیکھا اور کتاب اور مصنف کے ناموں کی تصدیق کی ؛ لیکن اکثر کے صرف نام جس طرح فہرستوں میں لکھے گئے تھے اسی طرح قلمبند کر لیے- ضمیمے میں بھی یہ نام اسی طرح لکھے گئے ہیں تاکہ فہرستوں کی ورق گردانی کرتے وقت شناخت میں آسانی ہو- البتہ کسی ایک ہی کتاب اور اس کے مصنف کا نام جدا جدا فہرستوں میں مختصر کرکے کئی جدا جدا صورتوں میں لکھا گیا ہے - ضمیمے میں بھی یہ نام ان ہی صورتوں میں دیے گئے ہیں ، تاہم اہل علم کو کسی بھی کتاب یا اس کے مصنف کا صحیح نام سمجھنے میں دشواری نہیں ہو گی-

ضمیمے کے اندراج سے قبل بعض اہم کتابوں میں سے مثال کے طور پر چند کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ باوجود ان کی اہمیت کے ، اہل علم کے ہاں بھی یہ کتابیں اتنی معروف نہیں-

واردات فی التصوف: یہ حضرت غوث بہاء الدین زکریا کی تصنیف ہے اور کتب خانہ فاتح (حالا در سلیمانیہ) میں رقم ۲۸۹۰ پر محفوظ ہے -کتاب کے شروع میں مصنف کا نام جس ادب و احترام سے لیا گیا ہے اس سے بھی تصدیق ہوتی ہے کہ یہ تصنیف حضرت غوث بہاء الدین زکریا کی ہے :

> الحمد لله رب العالمین و الصلواة علی سیدنا محمد و آله الطاهرین -
> قال الشیخ الامام العالم الکامل المحقق المدقق قطب الاولیاء و
> العارفین سلطان العلماء فی العالمیین بهاء الملة و الحق و الدین
> قدس الله روحه و نور ضریحه ------

تفسیر تبصیر الرحمان و تفسیر المنان: یہ بمبئی (مہیم) میں مدفون عالم الشیخ زین الدین علی بن احمد بن علی الاموی المہائمی کی مشہور و معروف تفسیر ہے اور چھپ چکی ہے - اس کا ایک

قدیم مخطوطہ سلیمانیہ میں کتب خانۂ داماد ابراھیم پاشا (رقم ۱۲۷) میں محفوظ ہے جو مصنف کی وفات (۸۳۵ ھ) کے چونسٹھ سال بعد شوال ۸۹۹ ھ میں لکھا گیا۔

شفاء المشتفی وکفایۃ المکتفی فی شرح خواص القرآن: یہ مخطوطہ سلیمانیہ میں کتب خانۂ ایا صوفیا میں (رقم ۳۸۲) کے تحت محفوظ ہے - یہ نویں صدی ہجری کا نسخہ ہے جس کو کاتب مفتی محمود بن محمد بن جلال الحسین نے جمعے کی شب ۱۹ رمضان سنہ ۸۴۸ ھ میں لکھ کر ختم کیا - اصل تصنیف امام تمیمی (؟) کی تھی جس کی محمد بن عبداللہ بن محمد الحسینی نے اصلاح کی اور نئے سرے سے اس کو گیارہ ابواب میں مرتب کیا - مصنف حسینی مکران کے جید عالم تھے اور شہر ترت میں پیدا ہوئے - ان کی ولادت کم از کم آٹھویں صدی ہجری میں ہوئی ہو گی - جس سے ظاہر ہے کہ شہر ترت اس وقت اہل علم کا مولد و مسکن تھا - فاضل مصنف نے اپنی شرح و تفسیر کا مقدمہ اس طرح لکھا ہے:

"یقول العبد الراجی رحمة ربه الاحد لیجیره من سکرات الموت و ضیق اللحد ابواسحاق محمد بن عبدالله بن محمد الحسینی المکرانی محتداً الترتی مولداً (نقد) وقع لی کتاب عتیق بخط --- نیق علی قرطاس من قد اصابه الاء وهو فی شرح بعض آیات القرآن العظیم تالیف الامام التمیمی رضی الله عنه وهو یردون بعض حکماء الهند فوجدته فی غایة السقامه و نهایة التحریف - بذلت مجهودی حتی حصل لی الوقوف علی بعض التصحیف - فاردت ان التقط منه ما کثرت الحاجة الیه --- و رتبة علی مقدمه ما فتح بها الکتاب یتلوه احدی عشر باباً وسمیة شفاء المشتفی وکفایة المکتفی -

ضوء القند فی قدح الزند: تصنیف سامور الهندی جو سلیمانیہ میں کتب خانہ بغداد لی وھی افندی (رقم ۹۷۲) میں محفوظ تھے۔ متاسفاً میں اس کتاب کے مخطوطے کا مطالعہ نہ کر سکا - سامور غالباً وہی نام ہے جو پرتگیزیوں کے یہاں "زامورتن" کی صورت میں لکھا گیا ہے - یہ کتاب اصل میں سامور نے ہندی (جنوبی ہند کی کسی زبان) میں لکھی اور صالح بن یحییٰ ابوالفتح المغربی المالکی المراکشی نے اس کا عربی میں ترجمہ کیا ہے۔

کتاب جمع المناسک و نفع الناسک: یہ علامہ رحمت اللہ بن القاضی عبداللہ السندی (وفات ۱۰۴۳ ھ) کی مشہور و معروف تصنیف ہے - فاضل مصنف اصل میں سندھ کے تاریخی شہر

کرسیلہ (حالا ضلع نوشہروفیروز) کے رہنے والے تھے- انھوں نے ایک سو سے زیادہ ماخذوں کے مطالعے سے یہ کتاب صفر سنہ ۹۵۰ ھ میں لکھ کر پوری کی - اصل جامع متن کے علاوہ اس کتاب کے دو اور مختصر متن " المتوسط " اور " الصغیر " بھی متداول رہے ہیں - ترکی کے ان کتب خانوں میں اس کتاب کے کئی مخطوطے پائے جاتے ہیں- ان سب میں اقدم اور جید نسخہ کتب خانۂ جامع بایزید والا (رقم ۱۹۳۱) ہے جس کو کاتب احمد بن علی بن مصطفیٰ العودی الرومی نے رجب ۱۰۷۹ ھ میں لکھ کرپورا کیا-

ضمیمہ

فہرست تصانیف علمائے سند و ہند

امیر خسرو ، فیضی اور ابوالفضل جیسے مشہور و معروف شعراء اور ادباء کی کتابوں کے علاوہ سندھ و ہند کے بعض علماء وفضلاء کی مصنفات کے اسماء اسی فہرست میں موجود ہیں - سب سے زیادہ بہتات فاضل استاذ ملا عبدالحکیم بن شمس الدین سیالکوٹی کے " حواشی " کی ہے - انھوں نے درسی کتابوں کے متون پر ، یا ان متون پر پہلے سے لکھے ہوئے حواشی پر ، یا ان حواشی کے حواشی پر حاشیے (explanatory notes) لکھے تاکہ طلبہ کو کسی قسم کی دشواری نہ ہو - ایسے تدریسی حواشی کے علاوہ بعض علماء نے مستقل موضوعات پر کتابیں لکھیں جن کا مطالعہ ضروری ہے - ان میں سے بعض تو مشہور ہیں لیکن بعض اتنی معروف نہیں اور تاہنوز تحقیق طلب ہیں ، مثلاً :

- سراج الدین عمر بن اسحاق غزنوی ھندی ، جس کی دو کتابیں " فتاوی قاری الھندیہ اور " شرح بدیع " محفوظ ہیں-
- مسعود بن شیبہ بن الحسین السندی : التعلیم فی الرّدّ علی الغزالی -
- علی بن حسام الدین الھندی : شرح جامع الصغیر-
- محمد بن عبداللہ الھندی : کتاب علم الشوارد-
- شیخ محمد حیات السندی : الانوار المحمدیہ فی الاسرار النقشبندیہ -
- امام اللغہ حسن صغانی لاہوری : مشارق الانوار (جس کا قدیم نسخہ سنہ ۸۴۴ ھ کا لکھا ہوا ، قونیہ میں مولانا رومی کے موزہ کے کتب خانے میں محفوظ ہے) - صغانی نے سنہ ۶۵۰ ھ م ۱۲۵۲ء میں وفات پائی -

۹۳۱ حاشیۃ علی البیضاوی . عبدالحکیم سیالکوتی

۱۹۳۱/ ۶۷ کتاب جمع المناسک و نفع الناسک . ملا رحمت اللہ بن قاضی عبداللہ السندی ، تحریر رجب ۹۷۹ھ۔

۲۸۶۱ حاشیۃ علی الجلال (یعنی شرح التھذیب لمیر جلال) عبدالحکیم سیالکوتی۔

۴۳۰۶ حاشیہ علی التصدیقات (یعنی تصدیقات شرح الشمسیہ لقطب الدین شیرازی) عبدالحکیم سیالکوتی۔

۴۳۵۶ حاشیۃ علی السید عبدالحکیم سیالکوتی۔

۴۴۵۵ حاشیۃ علی التصورات عبدالحکیم سیالکوتی۔

۶۴۴۰ حاشیۃ علی عبدالغفور عبدالحکیم سیالکوتی۔

۵۹۸۵ - ۵۹۸۹ حاشیۃ علی المطول (پانچ نسخے) عبدالحکیم سیالکوتی۔

۵۸۱۷ ، ۵۶۷۸ دیوان امیر خسرو (دو نسخے)

کتب خانہ ولی الدین آفندی (اب بایزید کے ساتھ) تاسیس ۱۱۷۵ھ ، استنبول

۲۰۱۴ حاشیۃ علی شرح المواقف عبدالحکیم سیالکوتی

۲۲۰۰ حاشیۃ علی التصدیقات عبدالحکیم سیالکوتی۔

۲۷۷۰ حاشیۃ علی المطول عبدالحکیم سیالکوتی۔

۲۷۷۲ حاشیۃ علی السید (یعنی علی شرح المفتاح لسید شریف) عبدالحکیم سیالکوتی۔

۳۲۲۹ مجموعۂ رسائل (جملہ دس جن میں سے ایک) رسالۂ رباعیات امیر خسرو دہلوی

(فہرست کے آخر میں نئے نمبروں کا اندراج):

۱۸۱۹ مجموعۂ رسائل (جملہ ۲۵ جن میں سے ایک): "قصیدۃ من معقولات میر خسرو الدھلوی المسمیٰ بحیرالابرار لجہ الاسرار، وارد در جواب میر خسرو الدھلوی" (فہرست میں عنوان اسی طرح ہے - اصل مخطوطہ دیکھ نہ سکا - امیر خسرو پر تحقیق کرنے والے کے لیے دیکھنا ضروری ہے)

(آگے اور نئے نمبروں کا اندراج):

۹۶ (فہرست صفحہ ۲۸۱) حاشیۃ علی شرح رسالہ الشمسیۃ عبدالحکیم سیالکوتی۔

کتب خانہ نور عثمانیہ ، استنبول

۵۳۱ حاشیۃ علی البیضاوی عبدالحکیم سیالکوتی۔

۱۵۲۰-۲۲	خزانة الروایات فی الفروع الحنفی (تین نسخے)	قاضی جگن الھندی -
۲۱۱۸	حاشیہ علی حاشیہ الخیالی	عبدالحکیم بن شمس الدین السیالکوتی-
۲۱۳۱	حاشیہ علی شرح المواقف	ایضاً
۲۱۳۲	حاشیۃ علی شرح عقائد النسفیہ	ایضاً
۳۰۸۱، ۳۱۵۴	تاریخ اکبری (دو نسخے)	ابوالفضل موسی بن مبارک
۳۸۱۷ - ۳۸۲۰	دیوان امیر خسرو دہلوی (چار نسخے)	

کتب خانۂ کوپرولی زادہ محمد پاشا، استنبول

(فہرست : قسم اول)

۸۴ - ۸۷	تفسیر تبصرۃ الرحمان و تیسیر المنان (چار نسخے)	زین الدین علی بن احمد الھندی
۱۱۳	تفسیر الھندی بالحروف المھملہ	شیخ فیض اللہ الھندی-
۴۹۰	حاشیۃ علی شرح مختصر المنتھی عضدالدین	سیف الدین احمد اللاھوری-
۹۸۱	مفتاح الطیب	ابوالفرج علی بن الحسن الھندی-
۱۲۹۹	موارد الکلم	ابوالفضل بن مبارک الھندی-
۱۵۸۱	مجموعۂ رسائل فیھا : رسالہ فی تفسیر سورۃ الفاتحہ تصنیف شیخ فیض اللہ الھندی	
	رسالہ " دیباچہ دیوان شیخ فیض اللہ ھندی "	

(فہرست قسم سیوم)

۲۰۵	حاشیۃ علی الخیالی	عبدالحکیم سیالکوتی-
۳۰۰	حاشیۃ علی التصورات	ایضاً
۳۰۱	حاشیۃ علی التصدیقات	ایضاً
۴۸۹	حاشیۃ علی المطول	ایضاً -
۵۶۳	حاشیۃ علی عبدالغفور	ایضاً -

کتب خانۂ فاضل احمد پاشا (کوپریلی کے ساتھ)

شرح جامع الصغیر (فتح الکبیر) علی بن حسام الدین الھندی

کتب خانۂ رشید افندی، سلیمانیہ، استنبول

۲۸۲ رسالہ فی التصوف — شیخ محمد حیات السندی

کتب خانۂ سی روز، سلیمانیہ، استنبول

۳۱۳ حاشیۃ علی انوار التنزیل — عبدالحکیم سیالکوٹی۔

۹۸۳ سباب المناسک و عباب المسالک، تالیف / کتابت (؟) ۱۰۶۵ھ

رحمت اللہ السندی۔

۱۲۴۷ حاشیۃ علی حاشیۃ الخیالی علی شرح العقائد النسفیہ (۱۳۰۷ تک جملہ ۸ نسخے)

عبدالحکیم سیالکوٹی۔

۱۲۵۶ حاشیۃ علی شرح الجلال علی العقائد العضدیہ (۱۳۰۲ تک جملہ ۲ نسخے) — ایضاً

۲۱۳۲ حاشیۃ علی التصدیقات من شرح القطب علی الشمسیہ (اور بھی نسخے) — ایضاً

۲۱۳۳-۴۵ حاشیۃ علی حاشیۃ السید علی شرح القطب علی الشمسیہ (۱۳ نسخے) — ایضاً

۲۴۳۲ حاشیۃ علی المطول — ایضاً

۳۰۸۹، ۳۰۸۶ شرح الکافیہ شہاب الدین احمد بن عمر الھندی

۳۲۳۰ تا ۳۲۷۰ حاشیۃ علی حاشیۃ عبدالغفور علی الفوائد الضیائیہ (۱۱ نسخے) عبدالحکیم سیالکوٹی۔
(کے درمیان)

کتب خانۂ قاضی عسکر ملا چلبی، سلیمانیہ، استنبول

۲۵، ۲۷، ۲۹ شرح المغنی (۳ نسخے) — سراج الدین الھندی

۷۲ مجمع البحرین — حسن صغانی

کتب خانۂ گولنوش ولیدی سلطان، سلیمانیہ، استنبول۔

اس کتب خانے اور کتب خانۂ ہاشم افغانی کی دونوں فہرستیں ایک ہی جلد میں ہیں۔)

۲۷۴، ۱۷۶ مجامع المناسک (دو نسخے) رحمہ اللہ الھندی (کذا والصواب السندی)

۵۰۸ حاشیۃ علی الخیالی — عبدالحکیم سیالکوٹی

۶۵۳ حاشیۃ علی المطول — ایضاً

۶۷۳ حاشیۃ شرح التصورات — ایضاً

۶۷۷ حاشیۃ علی عبدالغفور — ایضاً

(ذخیرہ "گلنوش والدہ" : اس اندراج کے بعد)

۱۰۰ بیان الحق فی المباحث المذھبیہ — مترجم خواجہ اسکندر بن محمد کشمیری

کتب خانۂ اوزنجان ملی، سلیمانیہ، استنبول

۸/ ۱۵۶ حاشیۃ علی شرح علی الکنجو السمرقندی علی العضدیہ میر ابو البقابن عبدالباقی -

کتب خانۂ مدرسۂ سرویلی، سلیمانیہ، استنبول

۱۶۴ حاشیۃ علی شرح العقائد العضدیہ — عبدالحکیم سیالکوتی

۲۸۶ حاشیۃ علی حاشیۃ جامی — ایضاً

کتب خانۂ جامعہ شریفی، سلیمانیہ، استنبول

۹۱ جامع مفردات القرآن — محمد مراد کشمیری

۵۰۵ حاشیۃ علی الجلال — عبدالحکیم سیالکوتی

۶۳۸ حاشیۃ علی عبدالغفور (الجزء الاول) — ایضاً

۶۳۹ حاشیۃ علی عبدالغفور (الجزء الثانی) — ایضاً

کتب خانۂ عاشر افندی، سلیمانیہ، استنبول

۵۷ تفسیر القرآن — علی بن سلطان محمد القاری

۳۲۶ خزانۃ الروایات — قاضی جگن الحنفی الھندی

۴۹۴ کتاب حکم الشوارد — محمد بن عبداللہ الھندی

۶۰۱ تاج المآثر فی احوال ملوک الھند — صدر الدین محمد بن حسن النظامی

۹۲۶ موارد الکلم — لابی الفیض (فیضی) الھندی

کتب خانۂ توپ کاپی سرای، استنبول

E.H ۱۸۹۸ ۷۷۹۴ حاشیۃ السیالکوتی علی حاشیۃ اللاری — عبدالحکیم سیالکوتی

کتب خانۂ حسین پاشا، تاسیس ۱۱۶۸ھ، سلیمانیہ، استنبول

۲۲	تفسیر تبصیر الرحمٰن تحریر نسخہ ۸۹۲ھ	علی المہائمی۔

کتب خانۂ یحییٰ افندی، سلیمانیہ، استنبول

۲۱۳	حاشیۂ علیٰ شرح الشمسیۂ للتصورات	عبدالحکیم سیالکوتی
۲۱۶	حاشیۂ علیٰ شرح الشمسیۂ للتصدیقات	ایضاً

کتب خانۂ مصلی مدرسہ، سلیمانیہ، استنبول

(اس کی فہرست: کتب خانۂ یحییٰ افندی کی فہرست کے ساتھ ایک ہی جلد میں۔ نمبر دونوں کے الگ)

۱۰۵	مناسک الحج (غالباً "الصغیر") رواجی نسخہ	رحمہ اللہ السندی الحنفی۔
۱۲۵	حاشیۂ علیٰ حاشیۂ الخیالی علیٰ شرح العقائد النسفیہ	عبدالحکیم سیالکوتی۔

کتب خانۂ ولی الدین جار اللہ افندی، سلیمانیہ، استنبول

۱۱۹۰	حاشیۂ علی الخیالی علی النسفی	عبدالحکیم سیالکوتی

کتب خانۂ حمیدیہ، سلیمانیہ، استنبول

۸۸	تفسیر الھندی بالحروف المھملہ	شیخ فیض اللہ الھندی
۱۰۹۲	دیوان خسرو دہلوی	امیر خسرو

کتب خانۂ لالا اسمعیل افندی، سلیمانیہ، استنبول

(اس کتب خانے کی فہرست، حمیدیہ کی فہرست سے ملحق۔ نمبر جداگانہ)

۴۴۱	دیوان امیر خسرو	

کتب خانۂ مراد محمد مراد افندی، سلیمانیہ، استنبول

(کتبخانۂ حبیب افندی، کتبخانۂ مراد افندی، کتبخانۂ شاذلی تکیہ اور کتبخانۂ توفیق افندی کی فہرستیں

۱۱۶۷ تعلیقات علیٰ حاشیۂ سیالکوتی علی الخیالی : تصنیف ضیاء الدین شیخ خالد بغدادی

۱۳۲۶ الانوار المحمدیہ فی الاسرار النقشبندیہ: شیخ محمد حیات السندی۔

۲۵۷۵-۲۵۷۴ خمسہ : امیر خسرو (۲ نسخے)

۲۶۳۰-۲۶۲۹ دیوان خسرو (۲ نسخے)

۲۶۸۰ دیوان فیضی

۲۸۵۰ قصائد میر خسرو دہلوی

۲۹۵۴ " موارد الکلم : شیخ ابوالفضل ابن المبارک الهندی "

۳۲۲۲ شرفنامہ فی اللغہ الفارسیہ منیری (والصحیح غالباً فرہنگ قوام فاروقی)

۳۴۴۰ مجموعۂ دیوان فیضی

۳۶۱۳ مجموعۂ رسائل (جس میں ایک رسالہ) : غایۃ التحقیق و نهایۃ التدقیق فی الصلواۃ للشیخ السندی ۔

۳۶۳۱ مجموعۂ رسائل (جس میں ایک رسالہ) : فی الاقوال الحنفیہ فی الاقتداء بالشافعیہ للشیخ السندی الحنفی (اس پر دو مہریں ۱۱۳۹ ھ ، ۱۱۵۱ ھ)

۳۷۰۲ مجموعۂ رسائل (جس میں) : قصیدۂ امیر خسرو دہلوی ونظیرۂ قصیدہ دہلوی للجامی

کتب خانۂ داماد ابراہیم پاشا ، سلیمانیہ ، استنبول

۱۲۷ تفسیر تبصیر الرحمان و تیسیر المنان للشیخ زین الدین علی بن احمد الاموی المهایمی (مهیم ، بمبئی) المتوفی ۸۳۵ ھ ۔ تفسیر کا یہ نسخہ مصنف کی وفات کے ۶۴ برس بعد کا لکھا ہوا ہے اور اس لیے اہم ہے ۔

۱۲۸ تفسیر بے نقط ، تصنیف الفیضی الهندی المتوفی سنہ ۹۴۳ (کذا)

کتب خانہ لالہ لی (تاسیس ۱۲۱۷ ھ) ، سلیمانیہ ، استنبول

۱۴۱ قطعہ من تفسیر تبیان فیضی هندی تالیف ۱۰۰۲

۱۴۲ التفسیر المسمیٰ بسواطع الالهام تصنیف فیضی هندی۔

۸۳۹ التعلیم فی الرد علی الغزالی ، تصنیف سلطان المحققین مسعود بن شیبہ بن حسین السندی۔

۱۰۲۱ شرح معدل الصلواۃ ، ابوالحسن بن محمد صادق السندی

۱۷۴۴ دیوان امیر خسرو دہلوی

ایک ہی جلد میں)

۱۵	تفسیر تبصیر الرحمن	علی بن احمد بن علی المھائمی۔

کتب خانۂ نافذ پاشا، سلیمانیہ، استنبول

۱۰۰	حاشیہ القاضی	عبدالحکیم سیالکوتی
۴۳۳	فیوضات نبویہ	ابوالحسن السندی

کتب خانۂ فاتح (تاسیس ۱۱۵۵)، سلیمانیہ، استنبول

۸۰	حاشیہ علی القاضی	عبدالحکیم سیالکوتی
۵۶۳	حاشیہ علی البیضاوی	ایضاً
۱۱۶۹	مشارق الانوار: صغانی شرحہ لابن ملک	
۲۶۷۳-۷۸	حاشیہ علی شرح عقائد النسفی (۶ نسخے)	عبدالحکیم سیالکوتی۔
۳۲۷۶-۸۰	حاشیہ علی شرح الشمسیہ من التصدیقات (۵ نسخے)	عبدالحکیم سیالکوتی
۳۷۴۵	خمسہ: امیر خسرو دہلوی	
۳۸۱۵-۲۰	دیوان: امیر خسرو (۶ نسخے)	
۴۵۶۵-۶۷	حاشیہ علی المطول:	عبدالحکیم سیالکوتی

کتب خانۂ فاتح: ذخیرۂ ابراہیم افندنیک

۵۶۹	حاشیہ علی مقدمات اربعہ:	عبدالحکیم سیالکوتی
۶۷۱، ۶۸۹، ۶۸۴۰	حاشیہ علی المطول:	ایضاً

کتب خانۂ اسعد افندی (تاسیس ۱۲۶۲ھ)، سلیمانیہ، استنبول

۲۲۴	حاشیہ علی البیضاوی۔	عبدالحکیم سیالکوتی
۳۵۸	حاشیہ علی التلویح المسمی بالتصریح۔	عبدالحکیم سیالکوتی۔
۱۱۰۲-۱۱۰۷	فتاویٰ عالمگیریہ (۶ نسخے)	
۱۱۶۴	حاشیہ علی مقدمات اربعہ:	عبدالحکیم سیالکوتی۔
۱۱۶۵	حاشیہ علی الخیالی:	عبدالحکیم سیالکوتی۔

(ب) مصلی مدرسہ کتاپلاری، سلیمانیہ، استنبول

۳۸ / ۱۹۳۶/۲	کنزالھدایہ فی کشف البدایہ	محمد باقر اللاھوری

کتب خانۂ رشید افندی، سلیمانیہ، استنبول

۲۸۲	رسالہ فی التصوف	شیخ محمد حیات السندی
۷۶۹	دیوان فیضی ہندی	

کتب خانۂ فیض اللہ افندی، سلیمانیہ، استنبول

۲۰۵	شرح المغنی	احمد الشھید الھندی الفنوی (؟)
۹۰۶	شرح الھدایہ	حداد الدھلوی
۱۹۸۷	شرح الشافیہ	للفاضل الھندی۔

ذخیرۂ محمد حفید افندی، سلیمانیہ، استنبول

(محمد حفید افندی کی وقف کردہ کتابوں کی فہرست کتب خانۂ عاشر افندی کی فہرست سے ملحق ایک ہی جلد میں شامل ہے)

۱۴۹	حاشیہ علی الجلال للعقائد	عبدالحکیم سیالکوتی
۲۲۳	تاریخ آفغان	
۳۹۹	شرح الکافیہ۔	شھاب الدین احمد بن عمر الھندی

کتب خانہ قصیدہ جی زادہ سلیمان سیدی افندی

۸۱۲	حاشیہ علی المعانی	عبدالحکیم سیالکوتی

کتب خانۂ اسمعیل حقی (اضمیر سے سلیمانیہ میں منتقل)

(زیادہ تر کتابیں مطبوع)

۱۲۸	حاشیۃ القاضی	عبدالحکیم سیالکوتی
۲۳۲	شرح اصول الحدیث: مقدمہ (مطبوع)	عبدالحق دہلوی۔

۱۸۹۶ کلیات فیضی ہندی

۲۱۰۲ حاشیۃ علی الجلالی — عبدالحکیم سیالکوتی

کتب خانۂ عمومی (تاسیس ۱۳۰۰ھ) سلیمانیہ، استنبول

۱۹۳۱ جمع المناسک (یعنی مناسک الحج)، عبداللہ السندی (کذا - والصحیح غالباً رحمت اللہ بن عبداللہ السندی)

کتب خانہ بغدادلی وھبی افندی، سلیمانیہ، استنبول

۹۷۲ ضوء القندفی قدح الزند سامور الھندی نقلہ من الھندیہ الی العربیہ صالح بن یحییٰ ابوالفتح المغربی المالکی المراکشی۔

کتب خانۂ اباصوفیہ (تاسیس ۱۲۵۰)، سلیمانیہ، استنبول

۲۹۳۹ اخبار دولت ملک ابی منصور سبکتگین: یعنی تاریخ یمینی، یہ ایک خاصا قدیم نسخہ ہے جو محرم ۵۷۳ھ میں لکھا گیا

۳۲۱۲ خمسۂ امیر خسرو دھلوی

۴۷۱۰-۴۷۰۹ فرہنگ جہانگیری (دو نسخے) — عبدالرشید ٹھٹوی۔

کتب خانۂ یحییٰ توفیق افندی، سلیمانیہ، استنبول

پرانا نمبر / نیا نمبر

۹۰ / ۱۴۰۳ افاضات الانوار فی اضاعات — سعد الدین الدھلوی۔

۲۱۶ / ۱۵۲۶ حاشیۃ علی الشمسیۃ — عبدالحکیم سیالکوتی۔

۳۶۹ / ۱۶۶۹ حاشیۃ علی حاشیۃ عبدالغفور علی الجامع — ایضاً

۳۸۴ / ۱۶۸۵ شرح علی الکافیۃ — شہاب الدین الھندی۔

(الف اور ب اسی فہرست میں، ایک ہی جلد میں)

(الف) ینی مدرسہ کتا پلاری، سلیمانیہ، استنبول

۲۳۰ / ۱۸۸۳ حاشیۃ علی فوائد الضیائیۃ — عبدالغفور

۲۴۴	ظفر الامانی فی مختصر المعانی	عبدالحی لکھنوی-
۳۲۲	الحاجہ من حاشیہ ابن ماجہ	عبدالغنی دہلوی
۳۵۲-۵۶	شرح مشکوۃ المصابیح (پانچ جلدوں میں)	علی القادری
۳۶۰	موطا امام محمد بن الحسن الشیبانی و التعلیق	عبدالحی الکلنوی-
۳۹۸	شرح تراجم ابواب الصحیح للبخاری	ولی اللہ الدہلوی
۴۴۳	الاثار المرفوعۃ	عبدالحی الکلنوی
۴۹۹	النامی شرح الحسامی	ابو محمد عبدالحق الدہلوی
۵۲۵	الانصاف فی بیان سبب الاختلاف	ولی اللہ الدہلوی
۶۷۲	حجۃ اللہ البالغہ	ایضاً
۸۱۴	امام الکلام	عبدالحی الکلنوی
۸۱۸	القول الجازم فی المصافی الراقم	عبدالحی الکلنوی
۸۶۹	حاشیۃ علی الجلال	عبدالحکیم سیالکوتی
۹۹۷	اظہار الحق مع التنبیہات	رحمہ اللہ الہندی-
۱۰۵۲	مجموعہ فیھا : تنویر الاذھان	محمد زکی الدین السندی

کتب خانۂ قلیچ علی پاشا، سلیمانیہ، استنبول

۳۰۶	شرح المغنی	سراج الدین الہندی
۶۱۷	الفتوحات الانسیہ فی تحقیق رموز الصوفیہ	علیم اللہ اللاہوری
۶۵۱	حاشیہ القطب	عبدالحکیم سیالکوتی

کتب خانۂ قاضی عسکر ملا چلبی، سلیمانیہ، استنبول

۲۵-۲۷	شرح المغنی (تین نسخے)	سراج الدین الہندی
۷۲	مجمع البحرین	صغانی

کتب خانۂ برھان الدین، سلیمانیہ، استنبول

۱۰۷	حاشیہ علی شرح العقائد العضدیہ لجلال الدین الدوانی	عبدالحکیم سیالکوتی

کتب خانۂ حسن پاشا، سلیمانیہ، استنبول

۱۱۰ تفسیر مزہر (مظہری) (مطبوع) محمد ثناء اللہ الھندی
۴۱۹ حاشیہ التلویح عبدالحکیم سیالکوتی
۵۳۱ شرح بدیع سراج الدین الھندی
۱۲۷۶ شرح تذکرہ الہیہ عبدالحکیم سیالکوتی۔

کتب خانۂ مہر شاہ سلطان (تاسیس ۱۲۱۰) سلیمانیہ، استنبول

۲۹۴ مجموعہ فیھا: شرح عقیدہ الطحاوی سراج الدین ابی العباس (؟) عمر الھندی

کتب خانۂ عمومی، بُرصا

(عثمانی طاقت کے تاریخی شہر برصا کے عمومی (پبلک) کتب خانے میں بھی گردونواح کے کئی چھوٹے کتب خانوں کے ذخیرے یکجا محفوظ کر دیے گئے ہیں)

۸۹۶ (کتب خانہ اورخان) حاشیۃ علی التصدیقات لسید شریف علی شرح مطالع الانوار عبدالحکیم سیالکوتی

۱۱۸۴ (ایضاً) دیوان امیر خسرو دہلوی
۱۱۲۱ (ایضاً) حاشیہ علی عبدالغفور عبدالحکیم سیالکوتی
۵۹۲ عمومی (۲۳۸ خصوصی خزانچی اوغلو کتب خانہ): مناسک الحج (المنوسط) الامام (رحمۃ اللہ) السندی
۹۷۸ عمومی (۱۷ - خزانچی): دیوان خسرو دہلوی
۱۴۵ (۱۰ - کتب خانۂ حسین چلبی): شرح نخبۃ الفکر المسمی بالتوضیح
> دجیہ الدین نصر علوی گجراتی۔
۴۰۰ عمومی (۴ - حسین چلبی): فتاویٰ قاری الھندیہ
سراج الدین عمر بن اسحاق الغزنوی الھندی
۳۱۰۳ (کتب خانۂ اولو جامع): مجموعۂ رسائل منھا رسالہ الاسئلہ والاجوبہ
شیخ محمد حیات السندی
۱۲۳۰ (جنرل) خمسہ امیر خسرو دہلوی
۱۷۸۳۴ (جنرل): حاشیہ علی عقائد النسفی عبدالحکیم سیالکوتی۔

کتب خانہ منیسا

۱۳۲	سواطع الالهام	فیضی الهندی
۲۶۰-۲۵۷	مشارق الانوار	صاغانی لاهوری -
۴۹۰۰ ، ۴۸۸۵ ، ۳۴۴۰	حاشیہ شرح عقائد نسفیہ (تین نسخے)	عبدالحکیم بن شمس الدین سیالکوتی-
۳۴۹۶	حاشیۂ انوار التنزیل	ایضاً
۵۵۰۷ ، ۴۶۷۴	حاشیۂ علی المطول (دو نسخے)	ایضاً
۴۸۶۱	حاشیۂ علی شرح المواقف	ایضاً
۵۴۸۱	حاشیۂ علی المفتاح	ایضاً
۵۵۷۲	حاشیۂ علی شرح التصوف (؟)	ایضاً (؟)
۶۶۲۹	کتاب فی المنطق	ایضاً (؟)

کتب خانۂ سلیمیہ ، جامع ایدرنے

Es/۲۱۳۱Ye ۵۶	کنزالهدایات فی کشف البرایات	محمد باقر بن شرف الدین لاهوری
۲۱۶۲ / ۲۳۰	سرگزشت نامۂ منظوم (ترکی)	محمود ہندی
۱۷۱۳-۱۲۸۹	تعلیقہ علی شرح العقائد علی السیالکوتی	خالد ضیاء الدین بغدادی
	(خالد بغدادی کی تعلیق شرح العقائد للسیالکوتی پر)	

کتب خانۂ بایزید ، اماسیا

۱۵۷	مشارق الانوار (نسخہ ۹۵۸ ھ)	صغانی لاہوری
۱۹۰	فتاوئ ہندی (جلد ثانی)	للفاضل الهندی (کذا)

کتب خانۂ یوسف آغا ، قونیا

صفحہ ۴ / ۲۰۹۴	مراۃ الصفا	امیر خسرو

کتب خانۂ مولانا میوزے ، قونیا

۶۵۳	مشارق الانوار (نسخہ ۸۴۴ ھ)	صغانی لاہوری

حواشی

(۱) اُن دنوں عزیزم محمد یعقوب مغل (اب ڈاکٹر) استنبول یونی ورسٹی میں تھے اور ان کی رفاقت سے ترکی میں سفر آسان رہا ، نیز گفت و شنید میں سہولت ہوئی - بعد میں بھی اُن کی رفاقت شاملِ حال رہی۔

(۲) اصل میں یہ نسخہ کتب خانہ قشون لو اوغلو کا ہے جس کے ذخیرے کو بُرصا پبلک لائبریری میں لایا گیا ہے۔

(۳) کرن تلک کا بیرونی نے " غُرّۃ الزیجات " کے نام سے عربی میں ترجمہ کیا جس کا واحد مخطوطہ احمد آباد (ھندستان) میں پیر محمد شاہ کے مزار کے کتب خانے میں محفوظ ہے۔ راقم نے اس کو مزید تصحیح و تحقیق سے پہلی بار سنہ ۱۹۷۳ء میں سندھ یونیورسٹی سے شائع کیا۔

(۴) اسی سفر میں الاستیعاب کا دوسرا مخطوطہ (غالباً دسویں صدی کا ؟) راقم نے تہران میں کتب خانۂ ملک ملی میں (رقم ۳۳۱۹) دیکھا -